از عدالتِ عظمیٰ

سیتارام اچاریہ (متوفی) بذریعے قانونی نمائندے

بنام

گروراج اچاریہ (متوفی) بذریعے قانونی نمائندے

تاریخ فیصلہ: 6 جنوری، 1997

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

ایویڈنس ایکٹ، 1872: دفعات 18 اور 31 — سابقہ کارروائیوں میں کیا گیا اعتراف — کی مطابقت اور ثبوت کی اہمیت - اپیل کنندہ کے والد نے ریستوراں کا کاروبار خریدا - جواب دہندہ کو کاروبار کا نگراں بنایا گیا - مدعا علیہ کے خلاف بدانتظامی کا الزام - اپیل کنندہ کی جانب سے دائر کردہ دعویٰ برائے اعلامیہ اور کھاتوں کی پیشی - پچھلی کارروائی میں مدعا علیہ کی طرف سے اعتراف مدعا علیہ نے اپنے جواب دعویٰ میں بھی عرضی دائر کی کہ اس کے پاس زیر بحث جائیداد خریدنے کے لیے کافی رقم موجود ہے - مقدمہ عدالتِ زیریں نے ڈگری کر دیا، یہ قرار دیتے ہوئے کہ مدعا علیہ کے اپنے اقرار کے مطابق اُس کے خلاف متعدد ڈگریاں زیرِ تکمیل تھیں، لہٰذا یہ بعید از قیاس ہے کہ اُس کے پاس جائیداد خریدنے کے لیے درکار مالی وسائل موجود ہوں گے - اپیلٹ کورٹ نے یہ کہتے ہوئے مقدمہ خارج کر دیا کہ مدعا علیہ نے اعتراف کی کافی وضاحت کی ہے اور اس لیے اس کا اعتراف مشروط تھا - عدالت عالیہ نے دوسری اپیل خارج کر دی — عدالت عظمیٰ میں اپیل - قرار پایا کہ، ٹرائل کورٹ نے شدید مسائل پر شواہد پر غور کیا ہے اور شواہد پر غور کیا ہے اور اپیلٹ کورٹ نے ٹرائل کورٹ کی طرف سے کیے گئے ان میں سے کسی بھی جائز اور متعلقہ غور کو قبول نہیں کیا ہے - پہلے کے اعتراف غیر واضح دکھائی دیتے ہیں اور اپیلٹ کورٹ کی طرف سے درج کردہ نتیجہ خفیہ تھا - عدالت عالیہ کا نظریہ قانون میں درست نہیں ہے - پچھلی کارروائی میں جواب دعویٰ میں اعتراف، اگرچہ حتمی نہیں تھا، کسی معقول اور قابل قبول وضاحت کی عدم موجودگی میں، یہ مدعا علیہ کے خلاف بھاری بھرکم ثبوت تھا — ٹرائل کورٹ کے فیصلے کی تصدیق ہو چکی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 103، سال 1997۔

آر ایس اے نمبر 679، سال 1994 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے 18.9.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے آر ایس ہیگڑے اور پی پی سنگھ۔

جواب دہندگان کے لیے ایس این بھٹ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔ ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلا کو سنا ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 18 ستمبر 1995 کو کرناٹک عدالت عالیہ کے ذریعے آر ایس اے نمبر 94 / 679 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔ اپیل کنندہ کے والد نے مدعا علیہ سے بیان اور کھاتے کی حوالگی کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ ان کے مطابق انہوں نے ریستوراں کا کاروبار 2 جولائی 1951 کو نمائش پی 7 کے تحت اپنے فنڈوں سے 2000 روپے میں خریدا تھا۔ چونکہ وہ ایک استاد کے طور پر ملازم تھا اور مدعا علیہ بے روزگار گھوم رہا تھا، اس لیے اس نے مدعا علیہ کو کاروبار کا نگراں بنا دیا۔ تاہم، مدعا علیہ کی طرف سے کاروبار کی بدانتظامی کی وجہ سے، اپیل کنندہ کے والد نے مذکورہ بالا راحت کے ساتھ مقدمہ دائر کیا۔ عدالتِ زیریں نے مورخہ 28 اکتوبر 1986 کو دعویٰ ڈگری کر دیا، تاہم اپیل پر فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے مورخہ 28 فروری 1994 کو اپنے فیصلے اور ڈگری کے ذریعے اس ڈگری کو کالعدم قرار دے کر دعویٰ خارج کر دیا، اور دوسری اپیل میں اس فیصلے کو برقرار رکھا گیا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

پچھلی کارروائی میں مدعا علیہ نے جواب دعویٰ میں اس طرح ایک غیر واضح اعتراف کیا تھا:

> "2. 1946 میں پی واسودیو اچاریہ نے مخالف کے بڑے بھائی سیتارام اچاریہ سے قرض لیا تھا۔ چونکہ پی وی رسدیو اچاریہ مخالف اور اس کے بڑے بھائی کے رشتہ دار تھے، اس لیے معاملات طویل عرصے تک جاری رہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document

> 6. مخالف کبھی متوفی پی واسودیواچاریہ کا خادم نہیں تھا۔وہ اگست 1951 میں اپنے بڑے بھائی کے کہنے پر صرف اپنے بڑے بھائی کی طرف سے کاروبار جاری رکھنے کے لیے بیجاپور آیا جو اس وقت تک دکان کا واحد مالک تھا۔چونکہ بڑا بھائی ہوٹل کا کاروبار نہیں کر سکتا تھا، اس لیے مخالف اس کی طرف سے کر رہا ہے۔اس کے بعد اس نے اپنے نام پر حکام سے مطلوبہ لائسنس حاصل کر لیا ہے اور اس نے خود مکان مالک سے استعمال کے لیے کچھ جگہ لے لی ہے۔"

مدعاعلیہ نے جواب دعویٰ میں عرضی بھی پیش کی تھی کہ اس کے پاس زیر بحث جائیداد خریدنے کے لیے کافی رقم موجود ہے۔ٹرائل کورٹ نے اس کے ثبوت پر غور کیا تھا۔اس کے اپنے اس اعتراف پر کہ اُدیپی میں اس کے خلاف کئی ڈگریاں زیر التواء ہیں، ٹرائل کورٹ نے یہ امکان نہیں پایا کہ اس کے پاس مدعی کے نام پر جائیداد خریدنے کے لیے ضروری فنڈ ہوں گے۔ اس کی درخواست کہ اس نے اپنے بہنوئی سے قرض لیا تھا، اس بنیاد پر خارج کر دی گئی کہ اس کے بہنوئی سے پوچھ گچھ نہیں کی گئی۔اپیلٹ عدالت نے اس عدالت کے فیصلوں پر انحصار کرتے ہوئے، جس میں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ پہلے کی کارروائی میں کیے گئے اعتراف کو حتمی سمجھا جا سکتا ہے، فیصلہ دیا کہ مدعاعلیہ نے اعتراف کی کافی وضاحت کی ہے اور اس لیے اس کا اعتراف مشروط تھا۔اپیلٹ کورٹ نے اس سلسلے میں درج ذیل درج کیا ہے:

"لیکن اس معاملے میں رائے دی گئی کہ موجودہ مدعاعلیہ نے رکاوٹ اور مجبور کن حالات میں نمائش پی-10 میں اعتراف کیا۔"

اپیلٹ کورٹ نے ان حالات میں سے کسی کی وضاحت نہیں کی ہے جس کے تحت ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 18 کے تحت اس طرح کا اعتراف کرنا فریق کی طرف سے کیا گیا اعتراف متعلقہ ثبوت ہو گا۔دفعہ 31 میں کہا گیا ہے کہ "داخلے تسلیم شدہ معاملات کا حتمی ثبوت نہیں ہیں لیکن وہ اس کے بعد موجود دفعات کے تحت روک تھام کے طور پر کام کر سکتے ہیں"۔پہلے مذکور داخلوں کے پیش نظر وہ غیر واضح معلوم ہوتے ہیں اور اپیلٹ کورٹ کی طرف سے درج کردہ نتیجہ خفیہ ہے۔دوسری طرف، ٹرائل کورٹ نے شدید مسائل پر شواہد پر غور کیا ہے اور اپیلٹ کورٹ نے ٹرائل کورٹ کی طرف سے کیے گئے ان جائزاور متعلقہ غور وفکر میں سے کسی کو بھی قبول نہیں کیا ہے۔عدالت عالیہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نے دوسری اپیل کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا ہے کہ یہ ثبوت کی تعریف پر اپیلٹ کورٹ کے ذریعے درج کردہ حقائق کے نتائج ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ عدالت عالیہ کا نظریہ قانون کے لحاظ سے درست نہیں ہے۔ پچھلی کارروائی میں جواب دعویٰ میں اعتراف، اگرچہ حتمی نہیں ہے، کسی معقول اور قابل قبول وضاحت کی عدم موجودگی میں، یہ مدعاعلیہ کے خلاف بہت زیادہ بھرپور ثبوت ہے۔

اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ اور اپیلٹ کورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹرائل کورٹ کے فیصلے کی تصدیق ہوتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document